گھر کا ذمہ دار، اس وا نانمات
دی حد

ہر گھر کو چلانے کے لیے کوئی نہ کوئی ذمہ دار چاہیے جو فیصلے کا بوجھ بھی اٹھائے اور گھر کی فکر بھی کرے۔ قرآن نے ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے: "مرد عورتوں کے ذمہ دار ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں سے کچھ کو کچھ پر فضیلت دی ہے، اور اس وجہ سے کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں"[1] اس آیت میں "قوّام" کا لفظ آیا ہے، جس کا مطلب ہے وہ جو گھر کا سربراہ ہو، اس کی دیکھ بھال کرے اور اس کا خرچ اٹھائے۔[2] یہ وہ درجہ ہے جس کا ذکر ایک اور آیت میں ہے: "اور عورتوں کے بھی بھلے طریقے سے ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر ذمہ داریاں

یں، اور مردوں کو ان پر ایک درج حاصل ہے" [3] دیکھیے ، مرد کا درجہ اور عورت کا حق ایک ہی آیت میں ساتھ ساتھ آئے ہیں اس لیے قوّام ہونا بیوی کے حق کو ختم نہیں کرتا، بلکہ مرد کی ذمہ داری کو بڑھا دیتا ہے

بات مانںا اور اس کی حد

اسی آیت میں آگے نیک عورتوں کا ذکر ہے : "تو نیک عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں، اور شوہر کے پیچھے اللہ کی حفاظت سے وہ حفاظت کرتی ہیں جس کی حفاظت کا حکم ہے" [1] جب گھر میں ایک ذمہ دار ہو، تو اس کی بات کا مان رکھنا گھر کو سکون دیتا ہے لیکن اس بات کی ایک صاف حد ہے نبی ہ نے فرمایا: "گناہ کے کام میں کوئی بات نہیں ماننی چاہیے بات صرف بھلائی کے کاموں میں ماننی چاہیے" [4] یعنی اگر کوئی شوہر ایسی بات کہے جس سے اللہ ناراض ہوتا ہو، تو بیوی پر اس مانںا ضروری نہیں

□ ر عورت کا اپنا رشتہ اللہ سے □□ ، اور اس کے لیے اس کا جواب وہ خود دے گی۔ قرآن نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دی □□ ، جنہوں نے دعا کی: "اے میرے رب، میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے ، اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے بچا لے□□ "5 یہ بہت بڑی مثال □□ ، لیکن اس سے ایک اصول سمجھ آتا □□□ شوہر کا مان اپنی جگہ ، اور اللہ کا حکم سب سے اوپر۔ اسی طرح عورت کی عبادت کا بھی خیال رکھا گیا □□□ نبی □ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے ، تو وہ اسے نہ روکے□□ "6 اور عورتوں سے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد آئے ، تو خوشبو نہ لگائے□□ "7

جب بات بہ□ ت بگڑ جائے□

اللہ کرے یہ دن کسی گھر میں نہ آئے ، لیکن قرآن اس مشکل وقت کا بھی راستہ بتایا □□ جب بیوی رشتے سے □ سرکشی پر اتر آئے□ : "اور جن عورتوں سے تمہیں

سرکشی کا ڈر ہ و، ان یں سمجھاؤ، پھر ان یں بستر می ں الگ چھوڑ دو، اور ان یں مارو پھر اگر و تم ری بات مان لیں، تو ان پر کوئی راست تلاش ن کرو ب شک اللہ ب ت بلند اور ب ت بڑا ہے" 1 اس آیت کو نبی ک ی باتوں ک ساتھ سمجھنا ضروری ہے پ ل قدم سمجھانا ، دوسرا الگ سونا، اور مارنا کا ذکر سب س آخر می ں آیا ہے

ی اجازت کس وج س ، ی سمجھنا سب س ضروری ہے آیت می ں اس کی وج سرکشی بتائی گئی ہ ، یعنی بیوی کا رشتہ ک خلاف کھل کر کھڑا ہ و جانا نبی ک ن ہ اپنا آخری حج ک خطب می ں اس کی وضاحت فرمائی آپ ن کھلی ہ وئی بری حرکت کا ذکر کیا، اور ی ک بیوی شو ہ ر ک بستر پر کسی ایس شخص کو جگ د جس و ناپسند کرتا ہ و 8،9 قرآن کی اس آیت اور ان حدیثوں می ں صرف ی ی وج بتائی گئی ہے اس لی غص نکالنا ک لی ، گھر ک کام کی کمی پر، کسی بات پر اختلاف ہ ون پر ای عادت ک طور پر مارنا اس اجازت می ں شامل ن ی ں

اس وج ک ہ وتا ہ وئ بھی نبی ک ن اس کی حد بتا دی ہ آپ ن فرمایا ک ایسا مارو جو سخت ن ہ و، جس س ن

چوٹ لگ□ اور ن□ نشان پڑ□ 10، اور آپ ن□ چ□ ر□ پر مارن□ س
□ بھی منع کیا□ 11 اور جب بیوی سرکشی چھوڑ د□ ، تو آیت
ک□ تی □□ ک□ اس ک□ خلاف کوئی راست□ تلاش ن□ کرو□
آیت کا آخری حص□ مردکو یاد دلات □□ ک□ اگر اس ن□ بیوی
پر ظلم کیا، تو اللہ اس س□ ب□ ت بڑا □□□ 2

اور اس معامل□ میں □ مار□ لی□ سب س□ بڑی مثال خود رسول
اللہ □ □ ی□ حضرت عائش□ بتاتی □ ی□ ک□ آپ ن□
کبھی کسی عورت پر □ اتھ ن□ ی□ اٹھایا□ 12 آپ ک□ گھر
میں بھی مشکل دن آئ□ ، اور آپ کی بیویو□ س□ بھی ایسی
باتیں □ وئیں جو اچھی ن□ لگیں13، لیکن آپ ن□ کبھی
کسی بیوی پر □ اتھ ن□ ی□ اٹھایا□ آپ ن□ فرمایا: "اللہ
کی بندیو□ کو ن□ مارو□ "14 اور مارن□ والو□ ک□ بار□ میں
فرمایا: "ایس□ مرد تم میں اچھ□ لوگ ن□ ی□ ی□ "14 اجازت
اپنی جگ□ □□ ، لیکن ب□ تری□ مرد کا طریق□ رسول اللہ
□ کا طریق□ □□□ تو جس مرد کو اپن□ نبی □ جیسا بنان
□□ ، اس ک□ لی□ راست□ ی□ ی □□□

اگر کسی عورت کو مار پیٹ یا کسی نقصان کا سامنا □ و، تو
اس آیت کو اپنا وجھ ن□ سمجھ□ و□ اپن□ گھر ک□ بڑ□ ،
کسی بھروس□ مند عالم یا مدد کرن□ وال□ لوگو□ س□ فوراً

باتﷺ کرﷺ اللہ تعالیٰ ﷺ مارﷺ گھروں کو نرمی اور انصاف س
ﷺ بھر دﷺ ، اور ﷺ ر شوﷺ ر کو اپنی ذمﷺ داری نبی ﷺ کﷺ طریق
ﷺ پر نبھانﷺ کی توفیق دﷺ آمین ﷺ

حوالﷺ جات: [1] قرآن 4:34، [2] تفسیر ابن کثیر 4:34، [3] قرآن 2:228، [4] صحیح البخاری 7257، [5] قرآن 66:11، [6] صحیح البخاری 5238، [7] صحیح مسلم 443b، [8] صحیح مسلم 1218a، [9] جامع ترمذی 1163، [10] سنن ابن ماجﷺ 1851، [11] سنن ابی داود 2142، [12] صحیح مسلم 2328a، [13] صحیح البخاری 5225، [14] سنن ابی داود 2146ﷺ

Revision #1

Created 2026-11-03 06:58:48 UTC by Danish Nayeem

Updated 2026-11-03 06:58:49 UTC by Danish Nayeem